سوال ۳ الف:- "آب حیات" کے حوالے سے آتش کے حالات زندگی اور ان کا شاعرانہ عظمت پر تبصرہ فرمائیں۔

جواب:- محمد حسین آزاد کی انشاء پردازی، تذکرہ نگاری اور اردو شاعری کی مختصر تاریخی اہمیت کی کتاب "آب حیات" اردو ادب کا ایک گراں قدر سرمایہ ہے۔ انہوں نے شعراء کرام کی سخنوری اور ان کے ماحول کی شاعرانہ خصوصیات ادوار کی شکل میں پیش کرنے کی کامیاب ترین کوشش کی ہے۔ خواجہ حیدر علی آتش اردو شاعری کے پانچویں دور میں شامل کئے گئے ہیں۔ اس دور کے قابل ذکر شعراء کرام شیخ امام بخش ناسخ، میر مستحسن خلیق، شاہ نصیر، مومن خان مومن، شیخ ابراہیم ذوق، اسداللہ خاں غالب، مرزا سلامت علی دبیر اور میر ببر علی انیس وغیرہ ہیں۔

آب حیات سے متعلق ان سے پہلے جو صاحب کمال لکھنؤ میں تھے وہ دلی کے خانہ برباد تھے۔ وہ یا ان کے اولاد دلی کو اپنا وطن سمجھتے تھے۔ اور اہل لکھنؤ ان کی تقلید کو قابل فخر سمجھتے تھے۔ اب وہ زمانہ آتا ہے۔ انہیں خود صاحب زبانی کا دعویٰ اور زیبا ہوگا۔ ان بزرگوں نے بہت قدیمی الفاظ کو چھوڑ دیئے۔ اب جو زبان دلی اور لکھنؤ میں بولی جاتی ہے گویا ان ہی کی زبان ہے۔

Scanned with CamScanner

خواجہ حیدر علی آتش دلی کے معزز خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے والد خواجہ علی بخش نواب شجاع الدولہ کے عہد میں فیض آباد چلے گئے تھے۔ وہیں ۱۷۷۸ء میں آتش پیدا ہوئے۔ بچپن میں ہی یتیم ہوگئے تھے۔ اس لئے معقول تعلیم سے محروم رہے۔ جوانی کی ترنگ مزاج میں شوریدہ سری اور انداز میں بانکپن ساتھ لائی۔ ضعیفی تک بانکپن اور سپاہیانہ وضع کو بڑی خوبی سے بناہا۔ انشاء اور مصحفی کے معرکوں نے شعر و شاعری کا شوق دلایا۔ مصحفی کے شاگرد ہوئے اور صاحب طرز استاد کہلائے۔ ساری عمر خودداری اور فقیرانہ انداز سے گزاردی۔ ۱۸۴۶ء میں لکھنؤ میں انتقال کیا۔ شعر گوئی میں ناسخ سے خوب خوب معرکے رہے۔

ان کے کلام میں دلی اور لکھنؤ کی زبان کا حسین امتزاج ملتا ہے۔ خواجہ صاحب، صاحب کمال شخصیت کے مالک تھے۔ الفاظ پر مکمل عبور رکھتے تھے۔ دوسرے زبانوں کے الفاظ کو بھی خوب سے خوب تر بنا کر پیش کرنے میں وہ بے حد کمال رکھتے تھے۔

؎ بلند و پست عالم کا بیان تحریر کرتا ہوں
قلم ہے شاعروں کا یا کوئی رہرو ہے بیہڑوں کا

یہ لفظ بیہڑ دلی میں مستعمل نہیں ہے۔ آج کل متروک ہے۔ ان کے کلام میں انسانی جذبات اور اخلاقی قدروں کی جھلک بھی بہت پر تاثیر انداز میں ملتی ہے۔ آسان اور عام فہم باتیں شیرینی اور لذت کے ساتھ بیان فرمائی ہے۔

؎ آئے بھی لوگ، بیٹھے بھی، اٹھ کھڑے ہوئے
میں جا ہی ڈھونڈتا، تیری محفل میں رہ گیا

سچ ہے کہ خواجہ آتش نے شاعری میں اپنے استاد مصحفی کا نام روشن فرمایا ہے۔ اپنے کلام میں جو شوریدگی اور بانکپن انہوں نے پیش فرمائی ہے وہ قابل قدر ہیں۔

زمین چمن گل کھلاتی ہے کیا کیا ☆ بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

دنیا کی بے ثباتی اور انقلاب کی کیسی عمدہ تصویر انہوں نے پیش فرمائی ہے۔

''آب حیات'' میں چونکہ شعراء کرام کی تصور صرف ایک دور کی روداد بنا کر پیش کی گئی ہے۔ کلام کا تقابلی مطالعہ یا خوب اور ناخوب ہونے پر کوئی انفرادی حیثیت سے باتیں نہیں کی گئی ہیں۔ اس لئے تنقیدی پہلو کا فقدان ہے۔ بہر حال مولانا محمد حسین آزاد نے دور اول میں جو کچھ ضروری سمجھا یا اس وقت جس چیز کی خاص ضرورت تھی اس کو انتہائی اہتمام کے ساتھ پیش فرمایا ہے۔

Scanned with CamScanner